JQSS: (Journal Of Quranic and Social Studies)

ISSN: (e): 2790-5640 ISSN (p): 2790-5632

Volume: 6, Issue: 2, May-August 2026. P: 01-12

Open Access: https://www.jqss.org/index.php/JQSS/article/view/256

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.22734557

Copyright: © The Aothors *Licensing:* this work is licensed under a creative commons attribution 4.0 international license

دنیامیں لڑی جانی والی جنگیں اور ففتھ جنریشن وار کا تعارفی جائزہ

An introductory review of wars fought in the world and fifth generation warfare

1. **Masood ul Hassan** masoodulhassan300@gmail.com	MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Balochistan Quetta
2. **Dr. Shabana Qazi** shabanaqazi786@yahoo.com	Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Balochistan Quetta
3. **Prof. Dr. Sahibzada Baz Muhammad** dr.sahibzada@um.uob.edu.pk	Chairman, Department of Islamic Studies, University of Balochistan Quetta

How to Cite: Masood ul Hassan and Dr. Shabana Qazi and Prof. Dr. Sahibzada Baz Muhammad (2026 An introductory review of wars fought in the world and fifth generation warfare., *(JQSS) Journal of Quranic and Social Studies*,6(2), 01-12.

Abstract and Indexing

Publisher

HRA (AL-HIDAYA RESEARCH ACADEMY) (Rg)

Balochistan Quetta

دنیا میں لڑی جانی والی جنگیں اور ففتھ جنریشن وار کا تعارفی جائزہ

An introductory review of wars fought in the world and fifth generation warfare

Journal of Quranic and Social Studies
01-12
© The Author (s) 2026
Volume:6, Issue:2, 2026
DOI:10.5281/zenodo.22734557
www.jqss.org
ISSN: E/ **2790-5640**
ISSN: P/ **2790-5632**
OJS OPEN JOURNAL SYSTEMS PKP PUBLIC KNOWLEDGE PROJECT

Masood ul Hassan
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies,
University of Balochistan Quetta

Dr. Shabana Qazi
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
University of Balochistan Quetta

Prof. Dr. Sahibzada Baz Muhammad
Chairman, Department of Islamic Studies,
University of Balochistan Quetta

Abstract

This article presents an introductory overview of the wars fought in the world especially the Fifth Generation War. The Fifth Generation War is considered a new form of warfare but before it different types of wars belonging to four generations had already been fought. The word generation does not mean that there have been only five wars in human history. Rather there have been many wars in different periods and generations. However the five generations being discussed here have a special similarity because each generation represents a specific type and method of warfare. In the first generation of warfare swords spears and other traditional weapons were commonly used and warriors usually fought in organized formations. The second generation of warfare introduced modern weapons such as cannons rifles and other firearms. In the third generation warfare became more advanced and was fought through different methods. Aircraft were used in the air while on the ground cannons rifles tanks and other modern military equipment were employed. These developments made warfare faster more destructive and more technologically advanced. The Fifth Generation Warfare is generally associated with the modern era and is often described as becoming prominent around 2010. It is an endless ideological and psychological form of warfare. It relies more on intelligence propaganda information technology and media than on traditional weapons. The enemy may not understand who is attacking from which direction or through which method. Social media communication networks and information campaigns can be used to influence public opinion. Generally in this type of warfare ordinary people or groups within a country may unknowingly become tools of the enemy.

Keywords: introduction, warfare, Fifth Generation War. World.

Corresponding Author Email: masoodulhassan300@gmail.com / shabanaqazi786@yahoo.com

تمہید:

انسان کی فطرت میں روزاول سے خود غرضی اوراپنی حفاظت اللہ تعالی نے ودیعت کر دی ہے اس لئے انہوں نے کبھی اپنے غرض اور مقصد کے حصول اور کبھی اپنی حفاظت کی خاطر وقتاً فوقتاً جنگیں لڑیں، یہ جنگیں کبھی انفرادی انداز میں لڑی گئی ہیں اور کبھی جماعت اور گروہ کی شکل میں لڑی گئی ہیں ان جنگوں کی بدلتی نوعیت کو دیکھ کر یہ اندازہ کرنا آسان ہو جاتا ہے کہ انسان نے کس قسم کی جنگیں لڑی ہیں، ان جنگوں کا یہاں مختصر انداز میں جائزہ لیا جاتا ہے:

دنیا میں لڑی جانی والی انسانی جنگوں کے اقسام

ویسے تو دنیا میں لڑی جانی والی انسانی جنگوں کے مختلف اعتبارات سے مختلف اقسام بنتے ہیں مگر ان میں جو معروف و مشہور اقسام ہیں وہ مندرج ذیل ہیں:

۱۔ پتھر اور لکڑی سے لڑی جانی والی جنگیں:

انسانی دنیا کے آغاز میں جو بھی جنگیں لڑی جاتی تھی وہ عمومی طور پر پتھر اور لکڑی کے وار سے لڑی جانی والی جنگیں ہیں کیونکہ اس زمانے میں اس کے علاوہ کوئی اور ہتھیار نہیں ہوا کرتا تھا اس لئے عام طور پر لوگ ان دونوں چیزوں کو بطور ہتھیار استعمال کرتے تھے جیسا کہ قرآن کریم نے سیدنا آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کو تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:

" فَطَوَّعَتْ لَہٗ نَفْسُہٗ قَتْلَ أَخِیہِ فَقَتَلَہٗ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِینَ"١

ترجمہ:

"پس اس کے لئے اس کے نفس نے بھائی کے قتل کو خوشنما بنادیا انہوں نے اسے قتل کر دیا اور ہو گئے نقصان اُٹھانے والوں میں سے۔"

اس طرح سیدنا آدم علیہ السلام کے ایک بیٹے قابل نے ہابیل کو قتل کر دیا یہ انسانی دنیا کا سب سے پہلا قتل تھا اور قتل کے اقسام میں بھی یہ پہلی قسم شمار کیا جاتا ہے اس کے بعد ایک لمبے عرصے تک قتل کی یہی قسم چلتی رہی یہاں تک کہ دنیا کے لوگوں نے کچھ ترقی کر دی۔

2۔ چاقو اور چھری سے لڑی جانی والی جنگیں:

پہلی قسم کے جنگ کے بعد دوسری نوع کی جنگ چاقو اور چھری کا ہے یعنی پتھر اور لکڑی کے بعد جو جنگیں لڑی جاتی تھی وہ عموماً چاقو اور چھڑی سے تھی مگر جنگیں عموماً انفرادی نوعیت کی تھی اس میں لوگ دوبدو لڑتے تھے کوئی معرکہ آراء لڑائیاں اس طرح نہیں لڑی جاتی تھی، یہ دو قسم کی لڑائیاں سادہ سیدھا پتھر، لکڑی اور چاقو کے وار سے لڑی جاتی تھی ان میں کسی قسم کی تکنیک کی کوئی ضرورت نہیں پڑتی تھی، تاریخی طور پر ثابت نہیں ہے کہ کوئی بڑی جنگ باقاعدہ چاقو، خنجر اور چھری سے لڑی گئی ہو تاہم قدیم زمانے میں یہ چیزیں بنیادی ہتھیار کی حیثیت رکھتے تھے جدید جنگوں میں بھی بعض ایسے مواقع آتے ہیں جہاں فوجیوں نے صرف سرد ہتھیار چاقو اور خنجر کا استعمال کیا ہے۔ آج کل چاقو اور چھری گھریلو استعمال کے لئے رہ گئے ہیں۔ اور قدیم زمانے میں بھی ان کی اصل اور بنیادی مقصد گھریلو استعمال ہی تھا جیسا کہ سورہ یوسف میں ارشاد خداوندی ہے:

"وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سِكِّيناً"٢

ترجمہ:

"ان میں سے ہر ایک کو چھڑی دیدی۔"

قرآن کریم میں مذکورہ واقعہ سیدنا یوسف علیہ السلام کا ہے جس میں عزیز مصر کی بیوی نے شہر کی عورتیں جمع کر کے ان کے سامنے فروٹ رکھا اوران کے ہاتھ میں چھری دے کر یوسف علیہ السلام کو کہا کہ نکل آو جب وہ نکلے تو اس کی خوبصورتی کو دیکھ کر عورتوں نے فروٹ کے بجائے اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں جس سے معلوم ہوا کہ چھری عموماً گھریلو ضروریات کی چیز ہے۔

۳۔ تلوار اور نیزے سے لڑی جانی والی جنگیں:

پہلے دوگمنام ادوار کے بعد تیسری قسم کی جنگ تلوار اور نیزے کی جنگ ہے اس کی ایک طویل فہرست ہے اور ایک لمبے عرصے تک یہ جنگیں لڑی جاچکی ہے حتی کہ ماضی قریب میں بھی ان کی داستانیں مشہور ہے اور لوگوں کے گھر، حکومت کے عجائب خانوں میں اب بھی وہ تلواریں اور نیزے موجود ہیں جن سے ماضی میں جنگیں لڑی جاتی تھی جن کی داستانیں بھی ایک عجیب وغریب قسم کے ہیں۔

تاریخی دستاویز میں اس کی باقاعدہ ریکارڈ جو ہے وہ معرکہ داود علیہ السلام ہے جو انہوں نے طالوت سے لڑی اس کے بعد پھر یہ لڑائیاں بہت دیر تک چلتی رہی ہے جہاں تک بات ہے داود علیہ السلام کا تو اس کا کام ہی زیرے، نیزے اور تلواریں بنانا تھا اللہ تعالی نے آپ کے ہاتھ میں لوہا نرم کیا تھا یہ آپ کا معجزہ تھا جیسا مروڑتے اسی طرف پلٹ جاتا جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

" وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ"۳

ترجمہ:

"اور ہم نے اس کے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔"

علامہ طبری اس آیت کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ:

"أنَّ الحديد كان فی يديه كالطين المبلولِ يصرّفُه فی يديه كيف شاء بغير إدخالِ نارٍ ولا ضربٍ بحديدٍ."۴

ترجمہ:

"لوہا آپ کے ہاتھ میں تر مٹی کی طرح ہو جاتا تھا، آگ اور دوسرے لوہے کے مار کے بغیر جس طرح پھیراتے تھے وہ پھیر جاتا تھا۔"

یعنی لوہا نرم اور تر مٹی کی طرح ہوتا جس طرف پھیراتا پھر جاتا اور اس سے آپ آسانی سے ہتھیار بناتے تھے۔ چنانچہ بعد کے ادوار کی لڑائیاں اسی تلوار اور نیزے سے لڑی گئی جن میں غزوات النبی بطور خاص شامل ہیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا سب سے پہلا معرکہ بدر کے احوال میں لکھا ہے کہ:

1. آٹھ تلواریں
2. چھ زرہیں۔۵

یہی تلواریں جنگ کا پورا سامان تھا اور اس کے ذریعے سے ہی جنگ لڑی جاتی تھی اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں تھا اور اسی سے مسلمانوں کو کامیابی حاصل ہوئی ،یہی حال رسول اللہ ﷺ کے دیگر جنگوں کا تھا کہ محض تلوار ہی کی طاقت سے لڑی جاچکی ہیں اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا۔

3۔ منجنیق سے لڑی جانی والی جنگیں:

تیسری قسم کی لڑائی منجنیق کی ہے، منجنیق ایک قسم کا آلہ ہے جس سے پتھر کو دور پھینکا جاتا ہے جنگ میں جب کسی قلعے کے دیوار کو تھوڑنا ہوتا ہے تو منجنیق میں بڑا پتھر ڈال کر دیوار کو مارتے ہیں اس طرح جب کئی بار دیوار کو پتھر لگ جاتا ہے تو وہ دیوار ٹوٹ جاتا ہے اور فوجی اس قلعے کے اندر داخل ہو کر حملہ کرتے ہیں گویا منجنیق جنگ کا ایک خاص آلہ ہے۔

تاریخی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ منجنیق کا سب سے پہلا استعمال نمرود نے اس وقت کیا جب انہیں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکنے کا کوئی اور طریقہ سمجھ نہیں آیا تو انہوں نے منجنیق کا استعمال کیا اور بعد کے ادوار میں تو اس کا بہت ہی زیادہ استعمال ہوا ہے۔

۴۔ توپ اور مشین گن سے لڑی جانی والی جنگیں:

جنگ کی چوتھی قسم ایک خاص اہمیت کا حامل ہے، مشین گن ایک خودکار آتشیں اسلحہ ہے جس میں سے ایک منٹ میں سینکڑوں کی تعداد میں گولیاں نکلتی ہیں۔ یہ اکثر کسی جگہ پر بنکر، مورچہ یا گاڑی پر نصب ہوتی ہے لیکن اسے ہاتھ میں بھی پکڑ کر گولیاں چلائی جاسکتی ہیں۔ مشہور مشین گنیں مندرج ذیل ہیں:

1. اے کے-47
2. ایم-16

3. جی-3
4. ایم-240
5. برین مشین گن-L.4.A.1

انیسویں صدی کے وسط میں رچرڈ نے مشین گن بنایا جو ایک پیدل سپاہی کے لئے اُٹھانا نہایت آسان تھا، پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں یہ ہتھیار بطور خاص استعمال ہوا اور اس سے جنگوں نے ایک علیحدہ سمت اختیار کرلی، اور تاحال جنگ میں اس کا بنیادی کردار ہے۔

۵۔ٹینک اور توپ سے لڑی جانی والی جنگیں:

جنگ کی پانچویں قسم میں مشین کے ساتھ ساتھ ایک عرصے تک ٹینک اور توپ کا بھی خاص دور رہا ہے، پاکستان اور بھارت کے ۱۹۶۵ء کے جنگ میں ٹینک کا بطور خاص استعمال ہوا، ٹینک میں آدمی محفوظ ہوتا ہے اور دشمن کے ٹھکانے تک پہنچنے میں آسانی ہوتی ہے ایسے ہی اسی زمانے کے توپ خانے بھی بڑے مشہور ہیں۔

۶۔ایٹمی اسلحہ سے لڑی جانی والی جنگیں:

ماضی قریب میں ایٹم ایجاد ہوا جس سے دنیا کی لڑائیوں نے ایک نیا رُخ اختیار کرلیا، ایٹم کا استعمال اگرچہ ایک ہی مرتبہ امریکہ نے جرمنی کے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی میں کیا مگر اس کا رُعب داب بھی یہیں سے زیادہ ہوئے دو دشمن ممالک ایک دوسرے کے ڈر سے بناتے ہیں جیسا کہ ہندوستان اور پاکستان نے ایٹم ایک دوسرے کے ضد میں بنائے ہیں جس سے وہ اپنی حفاظت کرتے ہیں۔

7۔میزائل اور ہوائی جہاز سے لڑی جانی والی جنگیں:

حال ہی میں ایران اور اسرائیل امریکہ جنگ کی نوعیت عموماً میزائل اور ہوائی جہازوں کی تھی ایران کا پورا جنگی نظام میزائل داغنے پر تھا جس سے انہوں نے پورے خطے میں امریکہ کے اتحادی ممالک کو نشانہ بنایا جب کہ اسرائیل میزائل کے ساتھ ساتھ ہوائی جہازوں سے بھی مدد لیتا رہا ہے۔یہی حال ۲۰۲۵ء میں بھارت اور پاکستان کی جنگ کا تھا دونوں نے ہوائی جہازوں اور میزائلوں سے کام لیا۔

۸۔فکری اور نظریاتی جنگیں:

دنیا میں فکری اور نظریاتی جنگیں بھی لڑی گئی ہے مگر اس کا باقاعدہ آغاز ۲۰۱۰ء میں ہوا اس جنگ کو ففتھ جنریشن وار بھی کہا جاتا ہے ففتھ جنریشن وار ہتھیاروں کے بجائے عقل اور علم سے لڑی جانی والی جنگ ہے جس کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں ان میں ایک مشہور تعریف یوں ہے کہ ففتھ جنریشن وار ہتھاریوں کے بجائے عقل اور علم کے ہر جائز اور ناجائز استعمال سے اس طرح لڑی جاتی ہے کہ آپ اپنے کمال فن سے بہترین ہتھیار رکھنے والی طاقتور فوج کو ناکوں چنے چبانے پر مجبور کرسکتے ہیں۔٦

یہ جنگ نفسیات کی جنگ ہے اس میں عموماً میڈیا کو بھر روئے کار لایا جاتا ہے اور اسی کے بنیاد پر پرپیگنڈہ کیا جاتا ہے اس جنگ میں عقل اور علم کا ایسا استعمال ہوتا ہے جس کا فائدہ ہتھیاروں کے جنگ سے زیادہ ہوتا ہے اور خرچ بہت ہی کم ہوتا ہے۔

الغرض جنگوں کی یہ مختلف اقسام ہیں، جو وقتاً فوقتاً لڑی گئی ہیں اور ان جنگوں میں زمانے کے اعتبار سے جدت آتی گئی ہے آج کل سب سے اہم اور کارگر وار ففتھ جنریشن وار یعنی فکری لڑی ہے اور عموماً یہی جنگ لڑی جاتی ہے اس میں خرچہ کم آتا ہے مگر مدمقابل دشمن کو نقصان زیادہ پہنچتا ہے اور اس جنگ میں آسانی بھی ہوتی ہے کہ اپنے ملک میں بیٹھ کر کسی دوسرے دشمن ملک کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا ہوتا ہے اور اس کے نوجوان نسل کو بدظن کرکے اپنے اہداف کے حصول کے لئے انہیں استعمال کرنا ہوتا ہے۔

دنیا میں انسانی جنگوں کا آغاز وارتقا اور تاریخی پس منظر

ایک زمانے سے ہم سنتے چلے آرہے ہیں کہ اب ففتھ جنریشن وار کا زمانہ ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ ففتھ جنریشن وار نہ صرف فتنہ ہے بلکہ فتنوں کا مجموعہ اور فتنوں کا آماجگاہ ہے دوسری بات یہ کہ قدم سے لے کر جدید تک اور آگے بھی اس دنیا کا قانون کچھ یوں ہے کہ اس میں اپنے طاقت کو پروان چڑھانے کے لئے افراد اور اقوام بلکہ ممالک ایک دوسرے کے ساتھ لڑتے ہیں ان لڑائی کی داستان لمبی اور مختلف النوع ہے، لڑائی کے اعتبار سے دنیا میں لڑی جانی والی جنگوں کی مختلف اقسام ہیں:

پہلی نسل کی جنگ:

وہ جنگیں جس میں مخالف فوجیں ایک دورے کے سامنے قطار باندھ کر لڑتے تھے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا سب سے پہلا معرکہ بدر کے احوال میں لکھا ہے کہ:

1. آٹھ تلواریں۔ ۷
2. چھ زرہیں

اس حوالے سے اسلامی دورِاقتدار میں مشہور جنگی معرکہ کی مثال مندرج ذیل ہیں:

1۔ بدر۔

2۔ اُحد

3۔ انگلش سول وار وغیرہ ہے۔

اس حوالے سے جنگوں کی مفصل حالات جاننے کے لئے بہت ساری کتابیں لکھی گئی ہے آج کل اُردو میں مشہور کتابیں مندرج ذیل ہیں:

1۔ سیرت المصطفیٰ ﷺ۔ مولانا محمد ادریس کاندھلوی

2۔ سیرت النبی ﷺ۔ مولانا شبلی نعمانی۔

3۔ الرحیق المختوم۔ مولانا صفی الرحمن مبارک پوری ان کتابوں میں قطار باندھ کر لڑی جانے والی جنگوں کا ایک اندازہ لیا جاسکتا ہے اور خاص کر مولانا صفی الرحمان مبارک پوری کی الرحیق المختوم ایک شاہکار کتاب ہے انہوں نے ان جنگوں کا لحظہ لحظہ رقم کر لیا ہے۔ ۸

دوسری نسل کی جنگ:

دورسری نسل کی جنگ بھی پہلی کی طرح قطار باندھ کر لڑی جاتی تھی مگر ہتھیار میں تبدیلی آگئی تھی اس میں جدید ہتھیار کا استعمال ہوتا تھا۔ یہ جنگ بری اور بحری دونوں طرح لڑی جاتی تھی، اس کی مشہور مثال پہلی جنگ عظیم ہے جو امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے لڑی۔ اس جنگ کے عمومی ہتھیار توپ اور بندوقیں تھی ان میں کامیاب وہ ہوتے تھے جن کے پاس اچھی قسم کی بندوق ہوتے اور دور تک نشانے مار سکتے تھے اس طرح وہ اپنے دشمنوں کو زیر کر سکتے تھے اور جنگ کا دوسرا ہتھیار توپ تھا جو بلندوبالا اور پایہ دار قلعوں کے دیواروں کو تھوڑ سکے جس کے بعد فوج با آسانی اندر داخل ہو کر اپنا کاروائی کرتے تھے اس جنگ میں بارود کا استعمال بھی ہوتا تھا اور اس سے بم بھی بنائے جاتے تھی یہی سے بموں کا آغاز ہوا، یہ جنگ بہت ہی منظم شکل میں لڑی جاتی تھی۔ ۹

تیسری نسل کی جنگ:

تیسری نسل کی جنگ میں فوجوں کا تصادم فضاء میں ہوائی جہازوں اور زمین میں ٹینکوں وغیرہ کے ذریعے ہوتا تھا اور اہم تنصیبات کو نشانہ بنایا جاتا تھا، جیسا کہ عرب اسرائیل جنگ، اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ جنگ صرف فضا میں ہی لڑی جاتی تھی، بلکہ فرق اتنا تھا کہ فوجوں کا تصادم قطاروں کے بجائے ٹینکوں کے ذریعے ہونا شروع ہو گیا البتہ فضائیہ کا شعبہ اتنا مضبوط ہو کر سامنے آیا کہ مخالف کی حد بندی سے گزر کر اس کے علاقہ میں حملہ کرنا آسان ہو گیا انہی جنگوں میں جہازوں اور ہیلی کاپٹروں کا استعمال کیا جانے لگا جن سے دشمن کے علاقوں میں تنصیبات کو نشانہ بنانا ممکن ہوا پچھلی جنگوں میں فوج کے سپاہی اعلی قیادت کے احکامات کے منتظر رہتے تھے جس بھی طریقے سے ان کو پیغام پہنچایا جاتا تھا یہ اس پر عمل کرتے۔ جب کہ جنگ کی اس قسم میں فیصلہ لینے کا اختیار انہی چھوٹے افسروں کو دیا گیا جو میدان جنگ میں موجود ہوتے اس کی اہم مثال سقوط ڈھاکہ ہے کہ جو قیادت جنگ کے علاقے میں موجود تھے اسی نے فیصلہ لے کر دشمن کے سامنے ہتھیار ڈال دیے میدان جنگ تک معمولات کی ترسیل کا کام پہلے افراد کی ذمہ ہوتا بعد میں تار کا نظام متعارف کروایا گیا جب کہ تیسری نسل کی جنگ میں اس مقصد کے لیے ٹیلی فون کا استعمال عمل میں آیا، ویتنام، کوریا اور عرب اسرائیل کے چھ روزہ جنگ کو تیسری قسم میں شمار کیا جاتا ہے۔ ۱۰

جنگ کی تیسری نسل تین لحاظ سے پہلی جنگوں سے مختلف تھی ایک تو فضائی افواج کا عمل دخل بہت بڑھ گیا دوسرا پیغام رسانی کا عمل ٹیلیفون کے آنے سے تیز ہوا جب کہ فیصلہ کرنے کا اختیار فوج کی اعلی کی قیادت سے میدان جنگ میں موجود چھوٹے افسروں کو منتقل کر دیا گیا اس سے جنگوں کی رفتار بہت تیز ہو گئی ماضی میں جنگ سالہا سال چلتی تھی جیسا کہ پہلی اور دوسری جنگ عظیم جب کہ اس نسل کی جنگوں کی مدت سمٹ کر ہفتوں اور دنوں تک محدود رہ گئی۔

چوتھی نسل کی جنگ:

چوتھی نسل جنگ میں ہتھیاروں کے بجائے سیاست اور صحافت کا شمار ہوتا ہے اس میں ان دوآلہ کا استعمال ہوتا تھا۔ گویا جنگ نے فوج کے علاوہ معاشرے کے دیگر حصوں تک رسائی حاصل کرلی جسے چوتھی نسل کا جنگ کہا جاتا ہے وہ اہم شعبہ جات جن کا استعمال جنگ میں بطور حربہ کے سامنے آیا ان میں سیاست صحافت قانون وغیرہ ہے اس کے بعد جنگ نہ تو خالص فوجی مہم رہی اور نہ ہی سیاسی تحریک بلکہ ان کے ملاپ نے جنگ کو ایک نئی صورت دی ملک کے دیگر شعبہ جات کی جنگ میں مداخلت کو ریاستی عناصر جب کہ دوسرے ممالک کا خفیہ طور پر ملک کے شعبوں میں مداخلت کو غیر ریاستی عناصر کہا جاتا ہے اس کا طریقہ یہ اپنایا جاتا ہے کہ اگر کوئی گروہ اپنی حکومت بنانا چاہتا ہے یا اپنی سابقہ حکومت کو ہی واپس لانے کا خواہشمند ہے تو اس سے احتجاج اور مظاہرے کروا کر ریاست کو کاروائی کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے تاکہ خزانے کا بیشتر حصہ امن وامان کی صورتحال پر ہی لگ جائے جس سے لامحالہ صورتحال مزید تنزلی کا شکار ہوگی نتیجتاً ریاست یا تو احتیاطاً ہتھیار ڈال دیتی ہے یا پھر باغیوں کو ریاست اور ریاستی اُمور میں حصہ دار بناتی ہے اس کی مثال افریقہ اور عرب ممالک میں آنے والا وہ انقلاب ہے جس کی پشت پناہی تو مغرب نے کی مگر کام کو سرانجام دینے والے ریاست ہی کے افراد تھے۔

پانچویں نسل کی جنگ:

پانچویں نسل کی جنگ کا تعارف ۲۰۱۰ میں لیفٹیننٹ کرنل البرٹس نے کرایا اس جنگ کا بنیادی ہتھیار پروپیگنڈہ ہے اور اس کا میدان میڈیا ہے اسی کو ففتھ جنریشن وار کہا جاتا ہے جو اس مضمون کا موضوع سخن ہے اور اس وقت دنیا میں ففتھ جنریشن وار جاری ہے۔

ففتھ جنریشن وار کا تعارف:

ففتھ جنریشن وار کے تصور نے قریبا ایک دہائی قبل ہی فورتھ جنریشن وار کے بعد نئی جنریشن کے طور پر اہمیت حاصل کرلی تھی۔ لیکن تاحال کوئی حتمی اور واضح تعریف نہیں کی جاسکی البتہ مختلف اصطلاحات سننے کو ملتی رہی مثلاً: غیر محدود جنگ، اقتصادی جنگ، اعصاب کی جنگ، نظریاتی اور نفسیاتی جنگ وغیرہ تاہم اہل علم و ماہرین کے ہاں یہ نئی جنریشن وار تاحال متنوع رہی ہے۔ ففتھ جنریشن وار ایک ایسی خاموش، ہموار، سست، مگر تیر بہدف جنگ ہے، جس میں غیر روایتی طریقہ کار اپناتے ہوئے حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جاتا ہے۔ اور عوام، حکومت اور اداروں کو آپس میں بدظن کیا جاتا ہے۔ اس میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کلیدی حیثیت کا حامل ہے۔ ذیل میں کچھ اقتباسات پیش خدمت ہیں جن سے اس کے تشنہ پہلو کھل کر سامنے آجاتے ہیں:

> " GW is the battle of perception and information"۱۱

"ففتھ جنریشن وار معلومات اور افکار کی جنگ ہے۔"

نیز یہ کہ:

> "Wars of perseption GW, with information being the weapon, due to increased technology of cyberpace, media, social media, his noticeability of these tactics of deception and propaganda backed by indentity construction and misperception, and the power of shaping the will of the adversary"۱۲

ترجمہ:

> "سائبر پیس، میڈیا، سوشل میڈیا کی بڑھتی ہوئی ٹیکنالوجی کی وجہ سے، معلومات کے ہتھیار ہونے کے ساتھ GW کی جنگیں، شناخت کی تعمیر اور غلط فہمی کی مدد سے دھوکہ دہی اور پروپیگنڈے کے ان حربوں کی اس کی توجہ، اور مخالف کی مرضی کو تشکیل دینے کی طاقت"

ففتھ جنریشن وار افکار کی جنگ ہے جو معلومات Data کو بطور ہتھیار استعمال کرتی ہے، سائبر سپیس، سوشل میڈیا اور میڈیا کی بڑھتی ہوئی ٹیکنالوجی کی بدولت، اس کی مکاری اور پروپیگنڈا کی تکنیکس توجہ طلب ہیں جو کہ تشخص اور غلط فہمی کے سہارے کی جاتی ہیں، اور دشمن کی خواہش کو (من چاہی) شکل دینے کی طاقت۔

> "In this battle of the minds, a cyberwar is taking palce, turning ordinary

people into insurgents against their own governments though propaganda and misinformation".

ترجمہ:

"اذہان کی اس جنگ میں سائبر وار نے جگہ لے لی ہے جو عام عوام کو پروپیگنڈا اور غلط فہمی کی بنیاد پر اپنی ہی حکومت کے خلاف باغی بنا رہی ہے۔"

پانچویں نسل کی جنگ کا تعارف ۲۰۱۰ میں لیفٹیننٹ کرنل البرٹس نے کرایا اس جنگ کا بنیادی ہتھیار پرپیگنڈہ ہے اور اس کا میدان میڈیا ہے اسی کو ففتھ جنریشن وار کہا جاتا ہے جو اس مضمون کا موضوع سخن ہے اور اس وقت دنیا میں ففتھ جنریشن وار جاری ہے جس کا مختصر سا بیان کچھ یوں ہے:

ففتھ جنریشن وار ہتھیاروں کے بجائے عقل اور علم سے لڑی جانی والی جنگ ہے جس کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں ان میں ایک مشہور تعریف یوں ہے:

"ففتھ جنریشن وار ہتھاریوں کے بجائے عقل اور علم کے ہر جائز اور ناجائز استعمال سے اس طرح لڑی جاتی ہے کہ آپ اپنے کمال فن سے بہترین ہتھیار رکھنے والی طاقتور فوج کو ناکوں چنے چنانے پر مجبور کر سکتے ہیں۔"۱۳

یہ جنگ نفسیات کی جنگ ہے اس میں عموماً میڈیا کو بھر روئے کار لایا جاتا ہے اور اسی کے بنیاد پر پرپیگنڈہ کیا جاتا ہے اس جنگ میں عقل اور علم کا ایسا استعمال ہوتا ہے جس کا فائدہ ہتھیاروں کے جنگ سے زیادہ ہوتا ہے اور خرچ بہت ہی کم ہوتا ہے۔

ففتھ جنریشن وار بنیادی طور پر انفارمیشن (مسخ شدہ معلومات)، پروپیگنڈا اور سائبر حملوں کے ذریعے غیر روایتی طرز لڑی جانے والی ایسی جنگ جو جغرافیائی حدود و قیود سے ماوراء طویل دورانیے پر محیط لڑائی کا نام ہے۔ اس جنگ میں غیر محسوس و غیر اعلانیہ طریق سے نشان ہدف (مخالف\دشمن) عوام کے اذہان کو قرار دیتے ہوئے انھیں فکری و نفسیاتی طور پر بایں صورت مفلوج کر دیا جاتا ہے کہ ان میں کسی بھی محاذ پر دشمن کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں رہتی۔ اس تعریف کو شکل ا۔ا میں وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

گرچہ ففتھ جنریشن وار کی کوئی متفقہ تعریف سامنے نہیں آئی، اور اسے ولیم ایس لینڈ سمیت کچھ دیگر سکالرز نے مسترد کیا ہے جو چوتھی نسل کے جنگ کے اصل بانیاں میں سے ہیں۔ ففتھ جنریشن وار کی اصطلاح باقاعدہ طور پر ۲۰۰۳ء میں پہلی دفعہ Robert Steele کی طرف سے استعمال کی گئی۔ جبکہ لنڈ نے اس کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ابھی تو فورتھ جنریشن وار کی بھی حتمی شکل دینا باقی ہے۔ اسی طرح ۲۰۰۱ء اور ۲۰۰۳ء میں کیپٹل ہل پر ہونے والے Anthrax and Ricin کے حملوں کو Terry Terrif نے GW5 کے لئے ۲۰۰۸ء میں استعمال کیا۔ دونوں حملے خصوصی علم کا تقاضا کر رہے تھے جس میں مرکزی حکومت کے دفاتر اور تنصیبات کو کامیاب نشانہ بنایا گیا۔ جس کے نتیجے میں حکومتی نظام کی غیر فعالیت سمیت عوام میں خوف پیدا ہوا۔ کرنل ہیمس نے اس بات کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ ففتھ جنریشن وار کی ان متعین صورتوں کے علاوہ بغاوت کی ایک اور ترقی یافتہ شکل بھی ہوگی، جو کہ فوجی شکست کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ عسکری دانشوروں اور ماہرین نے چار بنیادی عناصر کے نشاندہی کی ہے جو جنگ کی ارتقائی شکل کو تشکیل دنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں:

- محاذ کی بدلتی نوعیت
- مخالفین کی بدلتی نوعیت
- مقاصد کی بدلتی نوعیت
- طاقت کی بدلتی نوعیت

جنگ کے جدید دور سے قبل یہ عناصر عام طور مستقل رہے، جو کہ قابل سوال نہیں ہیں۔ تاہم مابعد از جدیدیت کی ٹیکنالوجی، سیاست، معیشت اور سماجی تنظیموں کے شعبوں میں خاطر خواہ ترقی خصوصاً انفارمیشن ٹیکنالوجی اور اس سے ملحقہ دیگر ٹیکنالوجیز نے عالمگیریت Globalization کو جنم دیا۔ جس کے نتیجے میں جنگ کے بنیادی عناصر میں تبدیلی کر کے اسے عسکری محور سے باہر دھکیل دیا۔

ففتھ جنریشن وار کے بنیادی عناصر:

1. بے بنیاد پروپیگنڈہ
2. ذرائع ابلاغ

3. منفی انفارمیشن
4. عقل اور علم کی جنگ
5. دھوکہ بازی
6. حقائق کو مسخ کرنا
7. نفسیاتی جنگ

یہ اوراس جیسے دیگر اموراس ففتھ جنریشن وار جنگ کے بنیادی عناصر بیان کئے جاتے ہیں جو کہ اس جنگ میں اہم کردار اداء کرتے ہیں۔

ففتھ جنریشن وار بذریعہ ذرائع ابلاغ:

ففتھ جنریشن وار درحقیقت میڈیااور خاص کر سوشل میڈیا پرری جانی والی جنگ ہے چنانچہ دیکھنے میں یہ آیاہے کہ اس میدان میں اس طرح کی اصطلاحات جیسا کہ جنریشن وار فیئر کا استعمال بظاہر جمہوریت اور سول حکومتوں کو کمزور کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اس کو پاکستان، ہندوستان، امریکہ اور دنیا بھر میں مختلف ریاستیں استعمال کرتی ہیں، یہ ایک خطرناک ترین جنگ ہے اس جنگ میں بہت ہی احتیاط سے قدم رکھنا پڑتا ہے اور میڈیا خاص کر سوشل میڈیا کا استعمال بہت ہی محتاج انداز میں کیا جانا چاہیئے اس جنگ کے خاطر ممالک کو بڑے بڑے فیصلے کرنے پڑتے ہیں جیسا کہ بی بی سی کو ایک انٹریو میں پروفیسر ڈاکٹر عرفان اشرف نے کہا کہ:

"اگر کشمیر ہی کو دیکھا جائے تو وہاں انڈیا اپنی فوج کی موجودگی کے لیے یہی جواز بناتا ہے کہ وہاں پر جنریشن وار فیئر لڑی جارہی ہے جو کہ ان کے ملک کے لیے خطرے کا باعث ہے۔"۱۴

آج کل جو جنگ کا طریقہ استعمال کیا جارہاہے دراصل یہ جنگ ان کوششوں کا نتیجہ ہے جس کی وجہ سے ایک قوم دوسری قوم کو اپنے مطلوبہ سانچے میں ڈھال سکے۔ پاکستان اس وقت ففتھ جنریشن وار کا شکار ہے۔ لیکن اچھی بات یہ ہے کہ یہ جنگ ابھی اپنے ابتدائی مراحل میں ہے ابھی بہت کچھ واضح ہے سب کچھ دھندلا یا نہیں ہے لیکن حقیقتاً اس میں اس قسم کی ٹیکنالوجی کا زیادہ استعمال کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ابہامات اور شکوک شبہات کے سیلاب کی وجہ سے تمام منظر دھندلا جاتا ہے اگر ہم سوشل میڈیا کو دیکھیں تو اس پر موجود مواد تسکین کی بجائے تشکیک کا سبب بنتا ہے یعنی سوشل میڈیا اس جنگ کا اہم ترین ہتھیار ہے جس میں طرح طرح کی وڈیوز، تصاویر، پوسٹس، اسٹیٹس اور تحریریں وغیرہ کے ذریعے لوگوں کو بہکایا جاتا ہے، نتیجتاً قوم کی حیثیت اور مقام داؤ پر لگ جاتا ہے۔

ففتھ جنریشن وار کے عمل میں ذرائع ابلاغ کا استعمال کرکے قوم، حکومت اور فوج کو لڑایا جاتا ہے ان کے درمیان بداعتمادی کا فضا بنایا جاتا ہے اوران کے درمیان فاصلے بڑھائے جاتے ہیں جس سے ایک قوم کی حیثیت سے ملک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر فتنہ اور فساد کا آماجگاہ بن جاتا ہے جیسا کہ یہ عمل آسانی سے پاکستان میں دیکھنے میں آتا ہے۔

ففتھ جنریشن وار میں ذرائع ابلاغ کے ذریعے نوجوان نسل پر وار:

ففتھ جنریشن وار میں جہاں دیگر امور ملحوظ نظر رہتے ہیں وہاں نوجوان نسل کے نفسیات کو بھی ملحوظ نظر رکھا جاتا ہے اوراس کو بھی اپنے کنٹرول میں لیا جاتا ہے اورانہوں ملک وملت اور دین ومذہب سے بیزار کیا جاتا ہے کیونکہ نوجوان نسل اس جنگ میں سب سے مفید ثابت ہوتے ہیں چنانچہ آج کل مغربی اورانڈین ذرائع ابلاغ سیکولر، لادین اورابلیسی ہتھکنڈوں سے ایسے ڈرامے، فلمز اور ناول کر بنا رہے ہیں جس سے نہ صرف مسلم نوجوان، ملک وملت سے کٹ جاتے ہیں بلکہ جنس پرستی سے محبت کرتا ہے بلکہ پورا معاشرہ خدا بے زار مادہ پرست بنتا ہے، جبکہ دوسری طرف مسلمانوں کے اس میدان میں کم علمی سادگی اور مذہب سے بے خبری کا خوب فائدہ اُٹھا کر اخبارات اور میگزین ناول کے ذریعے مسلمانوں کے معاشرتی اور خاندانی زندگی پر منفی اثرات ڈال رہے ہیں، اس حوالے سے ڈاکٹر محمد وسیم اپنی تصنیف میں رقمطراز ہے:

"خدا بے زار، مادہ پرست اور لادینی افکار سے مسلح مغربی میڈیا کا سیلاب ترقی پذیر ممالک اور خصوصا مسلم معاشروں کی تہذیب وثقافت کے جانب بڑھتا اور اُمنڈ تا چلا آرہاہے۔ یہ سیلاب اخبارات ورسائل کے ساتھ ساتھ ریڈیو، ٹیلی وژن اور کمپیوٹر انٹرنیٹ کے ذریعے ہماری سماعتوں اور بصارتوں کو نشانہ بنا رہاہے۔ اسی یلغار کو فی زمانہ مغربی تہذیبی وثقافتی یلغار کا نام دیا گیاہے۔ کیونکہ مغرب کے ترقی یافتہ ممالک دور جدید کے معمار ہیں۔ اس لئے وہ تعلیم وصنعت

اور معیشت کے علاوہ تہذیب وتمدن کے میدان میں بھی اپنا تسلط قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اپنی شیطانی تہذیب کو مسلمانوں کی پاکیزہ تہذیب پر غالب کرنے کے لئے کوشاں ہیں تاکہ مسلمانوں کے طرز زندگی اور ذوق جمالیات کو مسخ کر کے مغرب کے آزادانہ طرز زندگی کو مسلم معاشروں میں فروغ دے سکیں۔"١٥

نوجوانوں کے ذہن کو بنانے اور بگاڑنے میں ٹی وی، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا کے ساتھ اخبارات، ناول، ڈائجسٹ اور رسائل کا اہم رول ہے، نوجوانوں کو اچھی صاف ستھری معلوماتی اسلامی کتابوں کی عادت ڈالیں۔ اور اس عادت کی بھرپور حوصلہ افزائی کریں۔ بے شمار اور بہترین اردو و انگریزی کتابیں میسر ہیں جن میں دل کش و دل چسپ انداز میں بچوں میں اسلامی نظریات، عقائد و اخلاقیات کی نشو نما کی کوشش کی گئی ہے۔ ذہن کو پراگندہ کرنے والے فحش، دین کے خلاف بے بنیاد قیاس آرائیوں پر مشتمل لٹریچر مثلاً: ہیری پوٹر اور فیری ٹیلز وغیرہ سے بچوں کو محفوظ رکھیں۔ اور اگر کبھی اس طرف ان کا التفات ہو تو بہترین انداز میں انھیں سمجھانے اور اسے باز رکھنے کی کوشش کریں۔ ان کے لئے کتابیں ایسی ہو جن سے روح و ذہن کو غذا مل سکے، مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی میڈیا اور انٹرنیٹ کی تباہ کاریاں بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

"انٹرنیٹ کمپیوٹر کے کنکشن کو کہتے ہیں۔ جبکہ انٹرنیٹ جال میں پھنس جانے کو کہتے ہیں۔ جدید دور کی تعلیمی سہولتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے فرنگی ممالک میں انٹرنیٹ کا سلسلہ اس لئے شروع کیا تھا کہ طالب علم حضرات کو معلومات کے حصول میں آسانی پیدا ہو جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انٹرنیٹ معلومات حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے ۔ مصیبت یہ ہے کہ اس کا اچھا استعمال تو اپنی جگہ بلکہ برا استعمال بہت زیادہ ہونے لگا ہے۔ شیطان اور شیطان کے کارندوں نے انٹرنیٹ کلب کو غلط استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے سے دوستی کرنے کیلئے انٹرنیٹ پر چیٹنگ کرتے ہیں۔ اب تو ایک دوسرے کو ننگی تصاویر بھی بھیجتے ہیں، چنانچہ ایسی مثالیں بہت سامنے آئی ہیں کہ مسلمان لڑکیوں نے غیر مسلم لڑکوں سے دوستی کر لی۔ بعض اوقات تو یہ بھی سامنے آیا ہے کہ انٹرنیٹ دوستی کی وجہ سے لڑکی اپنا گھر چھوڑ کر اپنے دوست لڑکے کے پاس چلی گئی، اپنے خاندان کی عزت کو خاک میں ملا گئی۔ اکثر ماں باپ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بچے ہر وقت پڑھائی میں لگے رہتے ہیں۔ انہیں کیا معلوم کہ وہ کمپیوٹر سکرین پر بیٹھے گھنٹوں اپنے دوستوں سے عشق و محبت کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔"١٦

پروفیسر مہدی حسن لکھتے ہیں:

"ہمارے نوجوان محسوس اور غیر محسوس طریقوں سے ہر وقت ابلاغ عام اور نیٹ سے متاثر ہوتے رہتے ہیں، بچے اسکول جاتے ہیں۔ اپنے اساتذہ سے سبق لیتے ہیں۔ کتابیں پڑھتے ہیں ساتھیوں کی عادتیں اپناتے ہیں۔ جو آدمی کالج ، یونیورسٹی اور دفاتر میں اپنے ساتھیوں سے ملتے ہیں۔ اخبار پڑتے ہیں، ریڈیو سنتے ہیں۔ ٹیلی وژن سنتے ہیں، فلمیں دیکھتے ہیں۔ وہ ان تمام عوامل کا اثر قبول کرتے ہیں۔"١٧

مختصر یہ کہ ففتھ جنریشن وار عقل اور علم کے ذریعے سے لڑا جانے والا ایک ایسا جنگ ہے جس میں ہتھیار کا استعال کم اور نفسیات کا استعمال زیادہ ہوتا ہے اور اس جنگ میں کسی قسم کے تین محور یعنی عوام، حکومت اور فوج کے درمیان بدگمانیاں پیدا کی جاتی ہے اور ہر ایک دوسرے کے خلاف غلط طریقے سے استعمال کیا جاتا ہے جس سے ملک میں فتنہ وفساد کا بازار گرم ہو کر دشمن قوم بغیر ہتھیار سے لڑے اپنا مقصد حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔

خلاصہ بحث

اس مضمون میں دنیا میں لڑی جانی والی جنگیں اور خاص کر ففتھ جنریشن وار کے حوالے سے ایک تعارفی جائزہ پیش کیا گیا ہے چنانچہ ففتھ جنریشن وار تو پانچویں نسل جنگ ہے مگر اس سے پہلے چار نسلوں کی مختلف اقسام کی جنگیں لڑی جاچکی ہے، یہاں نسل کا لفظ اس وجہ سے استعمال نہیں ہوا ہے کہ ان پانچ نسلوں کے علاوہ کوئی اور جنگ ہوئی ہی نہیں ہے بلکہ بہت سارے نسلوں میں بہت سارے جنگیں ہوئی ہیں مگر یہاں جن پانچ نسلوں کی جنگ کی بات کی جارہی ہے وہ ان جنگوں میں ایک خاص مناسبت ہے وہ یہ کہ یہ ہر نسل کی جنگ ایک خاص قسم اور نوع کی جنگ ہے اس میں پہلی نسل کی جنگ میں تلوار وغیرہ کا استعمال ہوا ہے اور جنگجو قطار باندھ کر لڑے ہیں، جب کہ دوسری نسل جنگ میں جدید ہتھیار یعنی توپ اور ٹوپک کا استعمال ہوا ہے اور تیسری نسل جنگ دو طرح کی لڑی گئی ہے فضا میں ہوائی جہاز جب کہ

زمین پر توپ،توپک،اور ٹینک سے لڑی گئی ہے جہاں تک بات ہے پانچویں نسل جنگ یعنی ففتھ جنریشن وار کا تو اس کا آغاز ۲۰۱۰ء میں ہوا ہے یہ ایک نہ ختم ہونے والا نظریاتی جنگ ہے اس میں ہتھیار سے زیادہ عقل اور ہوشیاری، پروپیگنڈہ اور ذرائع ابلاغ کا استعمال ہوتا ہے دشمن کو سمجھ ہی نہیں آتا کہ مجھ پر کون کس سمت سے اور کس انداز سے حملہ کریگا، عموما اس جنگ میں اپنے ہی لوگ دشمن کے آہ کار بنتے ہیں۔

تجاویز وسفارشات

میرے ذہن میں اس مضمون کے حوالے سے جو تجاویز وسفارشات آتے ہیں وہ مندرج ذیل ہیں:

1. ففتھ جنریشن وار کی ہر طرح بھرپور تیاری کی جائے۔
2. ففتھ جنریشن وار کے اثرات سے بچنے کے لئے نوجوان نسل کی خوب تربیت کی جائے۔
3. جہاں جہاں سے ففتھ جنریشن وار کے فتنے کے داخل ہونے کا اندیشہ ہو اس کا سدباب کیا جائے۔

حوالہ جات

1. سورہ المائدہ:۵:۳۱
2. سورہ یوسف:۱۲:۳۱
3. سورہ سبا:۳۴:۱۰
4. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر چ، الجامع البیان، دار الہجر، بیروت، ۲۰۰۱ء، ۱۹:۲۲۳
5. کاندہلوی، محمد ادریس، سیرت المصطفی، دار الاشاعت، کراچی، س ن، ۱:۳۲۶
6. https://www.bbc.com/urdu/pakistan-46456252
7. کاندہلوی، محمد ادریس، سیرت المصطفی، دار الاشاعت، کراچی، س ن، ۱: ۳۲۶
8. مبارک پوری، مولانا صفی الرحمان، الرحیق المختوم، المکتبہ السلفیہ، لاہور، ۱۹۹۵ء، ۹: ۲۷۹تا۵۷۹
9. ساگر، طارق اسماعیل، بھارتی نفسیاتی دہشت گردی، ساگر پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۲۲، ۱۰:
10. ساگر، طارق اسماعیل، بھارتی نفسیاتی دہشت گردی، ساگر پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۲۲، ۱۱:
11. H. Abbott, Daniel, "The Handbook of 5GW" (USA: Nimble Books LLC, 2010) Deichman, Shane, supra note, 2:12.
12. Qureshi, Waseem Ahmad, "Fourth and Fifth Generation Warfare Technology and Perception" (SAN DIEGO INTERNATIONAL LAW JOURNAL,2019) 210. 3 Qureshi,"Fourth and Fifth Generation Warfare Technology and Perception," 212.
13. https://www.bbc.com/urdu/pakistan-46456252
14. عارفہ رانا، پاکستان کی نوجوان نسل، سوشل میڈیا اور ففتھ جنریشن وار، Urdo,WO.com، ۲/۱۱/۲۰۲۳، ۲:
15. ڈاکٹر. محمد وسیم شیخ، ذرائع ابلاغ اور اسلام. لاہور: مکہ پبلی کیشنز. فروری 2003ء. 34:
16. نقشبندی، ذوالفقار، مولانا، حیا اور پاکدامنی، مکتبہ الفقیر، فیصل آباد، اکتوبر ۲۰۱۱: ۲۱۵
17. مہدی حسن، ابلاغ عام. لاہور: مکتبہ کاروان. 1968. 73:

References in Roman

1. *Surah Al-Ma'idah: 31:5*
2. *Surah Yusuf: 31:12*
3. *Surah Saba: 10:34*
4. *Tabari, Abu Ja'far Muhammad bin Jarir, Al-Jami' al-Bayan, Dar al-Hijr, Beirut, 2001, Jild: 19, Safha: 223.*
5. *Kandhalvi, Muhammad Idris, Seerat-ul-Mustafa, Dar-ul-Isha'at, Karachi, S.N., Jild: 1, Safha: 326.*
6. *https://www.bbc.com/urdu/pakistan-46456252*
7. *Kandhalvi, Muhammad Idris, Seerat-ul-Mustafa, Dar-ul-Isha'at, Karachi, S.N., Jild: 1, Safha: 326.*
8. *Mubarakpuri, Maulana Safi-ur-Rahman, Al-Raheeq Al-Makhtum, Al-Maktabah Al-Salafiyyah, Lahore, 1995, Safha: 279 ta 579.*
9. *Sagar, Tariq Ismail, Bharati Nafsiyati Dehshatgardi, Sagar Publications, Lahore, 2022, Safha: 10.*
10. *Sagar, Tariq Ismail, Bharati Nafsiyati Dehshatgardi, Sagar Publications, Lahore, 2022, Safha: 11.*
11. *H. Abbott, Daniel, "The Handbook of 5GW" (USA: Nimble Books LLC, 2010), Deichman, Shane, supra note, 2:12.*
12. *Qureshi, Waseem Ahmad, "Fourth and Fifth Generation Warfare Technology and Perception" (San Diego International Law Journal, 2019), 210. Qureshi, "Fourth and Fifth Generation Warfare Technology and Perception," 212.*
13. *https://www.bbc.com/urdu/pakistan-46456252*
14. *Arifa Rana, "Pakistan Ki Naujawan Nasl, Social Media aur Fifth Generation War," WO.com Urdu, 2/11/2023, Safha: 2.*
15. *Dr. Muhammad Wasim Sheikh, Zarae-e-Iblagh aur Islam, Lahore: Makkah Publications, February 2003, Safha: 34.*
16. *Naqshbandi, Zulfiqar, Maulana, Haya aur Pakdamni, Maktaba Al-Faqeer, Faisalabad, October 2011, Safha: 215.*
17. *Mehdi Hasan, Iblagh-e-Aam, Lahore: Maktaba Karwan, 1968, Safha: 73.*